

40720 - جب رمضان کی ابتداء اور یوم عرفہ کی تحدید مختلف ممالک میں ایک نہ ہو تو مجھے کس کے ساتھ روزہ رکھنا ہوگا ؟ !

سوال

بعض اسباب کی بنا پر ہم نے پاکستان میں رہائش اختیار کر لی ہے، اور اس کی بنا پر بہت سے معاملات مختلف ہو چکے ہیں مثلاً نماز کے اوقات وغیرہ بھی بدل چکے ہیں وغیرہ ... میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یوم عرفہ کا روزہ رکھنے کی رغبت ہے، لیکن پاکستان میں ہجری تاریخ سعودی عرب سے مختلف ہے وہ اس طرح کہ پاکستان میں آٹھ تاریخ ہو تو سعودی عرب میں نو تاریخ ہوگی ... تو کیا میں پاکستان کی آٹھ تاریخ یعنی سعودی عرب کی نو تاریخ کے مطابق روزہ رکھوں یا کہ مجھے پاکستان کی تاریخ کے مطابق روزہ رکھنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

چاندکا مطلع مختلف ہونے کی صورت میں جب یوم عرفہ مختلف ہو جائے تو کیا ہم اپنے علاقے کی رؤیت کے مطابق روزہ رکھیں یا کہ حرمین کی رؤیت کا اعتبار کیا جائے گا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

یہ اہل علم کے اختلاف پر مبنی ہے کہ: آپاساری دنیا میں چاندایک ہی ہے کہ مطلع مختلف ہونے کی بنا پر چاند بھی مختلف ہے؟

صحیح یہی ہے کہ: مطلع مختلف ہونے کی بنا پر چاند بھی مختلف ہیں، مثلاً جب مکہ مکرمہ میں چاند دیکھا گیا تو اس کے مطابق یہاں نوتاریخ ہوگی، اور کسی دوسرے ملک میں مکہ سے ایک دن قبل چاند نظر آیا تو ان کے ہاں دسواں دن یوم عرفہ ہوگا، لہذا ان کے لیے اس دن روزہ رکھنا جائز نہیں کیونکہ یہ عید کا دن ہے، اور اسی طرح فرض کریں کہ رؤیت مکہ سے لیٹ ہو اور اور مکہ مکرمہ میں نوتاریخ ہو تو ان کے ہاں چاند کی آٹھ تاریخ ہوگی تو وہ اپنے ہاں نو تاریخ کے مطابق روزہ رکھیں گے جو کہ مکہ کے حساب سے دس تاریخ بنے گی، راجح قول یہی ہے .

اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسے دیکھو تو عید کرو)

اور وہ لوگ جن کے ہاں چاند نظر نہیں آیا انہوں نے چاند نہیں دیکھا، اور جیسا کہ سب لوگ بالاجماع طلوع فجر اور غروب شمس میں ہر علاقے کے لوگ اسی علاقے کا اعتبار کرتے ہیں، تو اسی طرح مہینہ کی توقیت بھی یومی توقیت کے طرح ہی ہوگی .

دیکھیں: مجموع الفتاوي (20)

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی ایک ملک میں حرمین (سعودی عرب) کے سفارت خانے کے ملازمین نے مندرجہ ذیل سوال کیا:

یہاں ہمیں خاص کر رمضان المبارک اور یوم عرفہ کا روزہ رکھنے میں ایک مشکل درپیش ہے، یہاں بھائی تین اقسام میں بٹ چکے ہیں:

ایک قسم تو یہ کہتی ہے کہ: ہم سعودی عرب کے ساتھ ہی روزہ رکھیں گے اور اس کے ساتھ ہی عید منائیں گے.

اور ایک قسم یہ کہتی ہے کہ: ہم جس ملک میں ہیں اسی ملک کے ساتھ روزہ رکھیں گے اور عید بھی انہیں کے ساتھ منائیں گے.

اور ایک قسم یہ کہتی ہے کہ: ہم رمضان المبارک کے روزے تو اسی ملک کے مطابق رکھیں گے جس میں رہتے ہیں، لیکن یوم عرفہ سعودی عرب کے ساتھ .

اس بنا پر میری آپ سے گزارش ہے کہ رمضان المبارک اور یوم عرفہ کے روزہ میں تفصیلی اور شافی جواب سے نوازیں، اس اشارہ کے ساتھ کہ مملکت اور پچھلے پانچ برس سے ایسا نہیں ہوا کہ مملکت نہ تو رمضان اور نہ ہی یوم عرفہ میں موافق آیا ہے، اس طرح کہ سعودی عرب اعلان کے ایک یا دو روز بعد رمضان شروع ہوتا ہے اور بعض اوقات تین روز کے بعد .

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

علماء کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا مسلمانوں کے ملک میں ایک جگہ چاند نظر آجائے تو کیا سب مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا لازم ہوگا یا صرف وہی عمل کریں گے جنہوں نے دیکھا ہے اور جن کا مطلع ایک ہے یا پھر جنہوں نے دیکھا ہے ان پر عمل کرنا لازم ہوگا اور ان پر بھی جو ان کے ساتھ ان کی ولایت میں بستے ہیں، اس میں کئی ایک اقوال ہیں،

اور اس میں ایک اور اختلاف ہے۔

اور راجح یہی ہے کہ یہ اہل معرفہ کی طرف لوٹتا ہے، اگر تو دو ملکوں کے مطلع جات ایک ہی ہوں تو وہ ایک ملک کی طرح ہونگے، لہذا جب ایک ملک میں چاند دیکھا گیا تو دوسرے کا بھی حکم ثابت ہوجائے گا، لیکن اگر مطلع مختلف ہے تو ہر ایک ملک کا حکم اس کے اپنے مطلع کے مطابق ہوگا، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی اختیار کیا ہے اور کتاب و سنت سے یہی ظاہر ہوتا ہے اور قیاس بھی اسی کا متقاضی ہے۔

کتاب و سنت سے دلائل :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

تم میں جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہئے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرلو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو

تو آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو اس مہینہ کو نہ پائے اس پر روزہ رکھنا لازم نہیں۔

اور سنت کی دلیل یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(جب تم اسے (چاند کو) دیکھو تو روزہ رکھو، اور جب جب تم اسے (چاند کو) دیکھو تو روزہ رکھنا چھوڑ دو)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب ہم چاند نہ دیکھیں تو روزے رکھنا لازم نہیں ہونگے اور نہ ہی عید کرنا۔

اور رہا قیاس تو اس کے بارہ میں گزارش ہے کہ: اس لیے کہ ہر ملک میں روزہ کھولنا اور سحری کھانا بند کرنا علیحدہ اور اس کے مطلع اور غروب شمس کے اعتبار سے علیحدہ ہوتا ہے، اور یہ محل اجماع ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ ایشیا میں اہل مشرق اہل مغرب سے پہلے سحری بند کر دیں گے اور اہل مغرب سے قبل ہی روزہ افطار بھی کریں گے، کیونکہ ان کے ہاں فجر پہلے طلوع ہوتی ہے، اور اسی طرح ان کے ہاں سورج بھی پہلے غروب ہوتا ہے، لہذا جب روزانہ سحری کا کھانا بند کرنے اور افطاری کرنے میں یہ ثابت ہوچکا تو اسی طرح ماہانہ روزہ رکھنے اور روزہ چھوڑنے میں بھی ایسا ہی ہوگا اس میں کوئی فرق نہیں۔

لیکن جب مختلف ریاستیں ایک ہی ملک کے ماتحت ہوں اور اس ملک کے حکمران نے روزہ رکھنے کا حکم دے دیا یا پھر روزہ افطار کرنے کا حکم دیا تو اس کا حکم ماننا واجب ہوگا، اس لیے کہ یہ مسئلہ اختلافی ہے اور حاکم کا حکم اختلاف ختم کردیتا ہے۔

اس بنا پر آپ لوگ اسی طرح روزہ رکھیں اور عید منائیں جس طرح اس ملک کے لوگ مناتے ہیں جہاں آپ رہائش پذیر ہیں
چاہے وہ آپ کے اصل ملک کے موافق آئے یا اس کے مخالف ہو، اور اسی طرح یوم عرفہ میں بھی آپ اسی ملک
کے مطابق عمل کریں جس میں رہائش پذیر ہیں۔

دیکھیں: مجموع الفتاوي (19)

واللہ اعلم .